کیا عید میلاد النبی ﷺ منانا جائز ہے؟

از

ابو تراب نورپوری
مدینہ منورہ دعوہ سنٹر

کیا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا جائز ہے

الجواب:

الحمد لله و الصلاة و السلام على من لا نبي بعده:

یہاں ہم یہی بیان کریں گے کہ یہ عید میلاد نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود منائی اور نہ ہی ابو بکر و عمر اور عثمان و علی اور معاویہ رضی اللہ تعالی عنہم اور کسی دوسرے صحابی نے منائی اس لیے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بدعت ہے، اور اس میں معین عبادات مثلا سبحان اللہ والحمد للہ اور اعتکاف اور قرآن مجید کی تلاوت اور روزے وغیرہ کی تخصیص کرنا بھی بدعت ہے ایسا کرنے والے کو کوئی اجر وثواب حاصل نہیں ہو گا کیونکہ یہ مردود ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا تو وہ مردود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1718) صحیح مسلم حدیث نمبر (2550).

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے"

فاکہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میرے علم کے مطابق کتاب و سنت میں اس میلاد کی کوئی دلیل نہیں، اور نہ ہی علماء امت میں سے کسی معتبر اور قدوہ دین عالم دین سے اس پر عمل کرنا ثابت ہے جو سلف صالحین کے آثار پر عمل کرنے والے ہوں، بلکہ یہ بدعت ہے جسے باطل اور شہوانی قسم کے افراد جو کھانے پینے کو مشغلہ بنائے ہوئے تھے کی ایجاد ہے"

دیکھیں: المورد فى عمل المولد (بحوالہ کتاب: رسائل فى حكم الاحتفال بالمولد النبوي).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے بھی اس کے متعلق کئی بار سوال کیا گیا جو ہم ذیل میں بمع جواب پیش کر رہے ہیں:

سوال: ؟

یہ سوال بار بار آتا رہا ہے کہ نبي صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن محفل میلاد منعقد کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان محفلوں میں حاضري کا اعتقاد رکھ کر ازروئے تعظیم وتکریم آپ کے خیر مقدم میں کھڑے ہو جانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا اور میلادوں میں کئے جانے والے اس طرح کے دیگر اعمال کی شرعي حیثیت کیا ہے؟

جواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور کی پیدائش پر محفل میلاد منعقد کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ اسلام میں ایک نوایجاد بدعت ہے، کیونکہ پہلی تین افضل صدیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء راشدین، دیگر صحابہ کرام اور اخلاص کے ساتھ ان کی پیروي کرنے والے تابعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوم پیدائش کا جشن نہیں منایا جبکہ وہ بعد میں آنے والے لوگوں کے مقابلہ میں سنت کا زیادہ

علم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل محبت رکھنے والے اور طریقہ نبوي کی مکمل پیروي کرنے والے تھے.

نبي صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من أحدث في أمرناهذا ماليس منه فهورد "

جس نے ہمارے اس دین میں کوئي نیاکام نکالاجو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے.

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسري حدیث میں فرمایا:

" عليكم سنتي وسنة الخفاء الراشدين المهديين من بعدي تمسكوا بهاوعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة "

تم میري سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاءراشدین کی سنت کولازم پکڑواسے دانتوں سے مضبوط پکڑلواور دین میں نئي نئي باتوں سے بچوکیونکہ ہر نئي چیزبدعت ہےاوربدعت گمراہي ہے.

ان دونوں حدیثوں میں بدعات ایجاد کرنے اوران پر عمل کرنے سے سختي کے ساتھ منع کیاگیاہے.

اللہ تعالی نے اپني کتاب مبین قرآن کریم میں فرمایا:

﴿وماآتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا ﴾ الحشر (59 / 7)

اور تمہیں جوکچھ رسول دیں لے لواور جس سے روک دیں رک جاؤ.

نیزاللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ فليحذرالذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم ﴾النور(24 / 63).

سنو! جولوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہناچاہئے کہ کہیں ان پر کوئي زبردست آفت نہ آپڑے یاانہیں دردناک عذاب نہ پہنچے.

نیزاللہ سبحانہ وتعالي نے فرمایا:

﴿ لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخروذكر الله كثيرا ﴾الاحزاب (23/ 21).

یقیناتمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہراس شخص کے لئے جواللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتاہو، اور بکثرت اللہ تعالی کویاد کرتاہو.

نیزاللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه وأعد لهم جنات تجري تحتها الأنهار خالدين فيهاأبدا ذلك الفوزالعظيم ﴾التوبة (9 / 100) .

اور جومہاجرین وانصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروہیں اللہ ان سب سے راضي ہوااور وہ سب اس سے راضي ہوئے، اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیاکررکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاري ہونگي جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اوریہ بڑي کامیابي ہے.

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا ﴾المائدة (5 / 3).

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا.

اس مضمون کی آیات بہت ہیں.

اس طرح کی میلادي مجالس کو ایجاد کرنے کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت کے لئے دین مکمل نہیں کیا، اور جن باتوں پر عمل کرنا امت کے لئے ضروري تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان تک نہیں پہنچایا، یہاں تک کہ جب بعد میں یہ بدعتي لوگ آئے تو انہوں نے اللہ تعالی کی شریعت میں ایسي چیزوں کو ایجاد کیا جن کی اللہ تعالی نے اجازت نہیں دي تھي اور ان لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ اعمال انہیں اللہ کے قریب کر دینگے.

بلاشبہ دین میں اس طرح کینئي چیزوں کا ایجاد کرنا انتہائي خطرناک اور اللہ ورسول پر اعتراض ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے دین کو مکمل فرما کر اپني نعمت کا اتمام کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر دین کو پہنچا دیا اور انہیں جنت تک پہنچانے اور جہنم سے نجات دلانے والے ہر راستہ کی راہنمائي فرمادي.

جیسا کہ صحیح حدیث میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ عنہم سے مروي ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مابعث اللہ من نبي إلا کان حقا علیہ أن یدل أمتہ علی خیر مایعلمہ لھم وینذرھم شر مایعلمہ لھم"

اللہ نے جس نبي کو بھي بھیجا اس پر واجب تھا کہ وہ اپني امت کے لئے جن چیزوں میں خیر سمجھے ان کی راہنمائي کرے اور جن چیزوں میں شر سمجھے ان سے روکے.

یہ بات معلوم ہے کہ ہمارے نبي محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے افضل اور سلسلہ نبوت کی آخري کڑي تھے اور امت تک دین پہنچانے اور ان کی خیر خواہي میں سب سے کامل تھے، اگر یوم پیدائش کا جشن منانا اللہ تعالی کے پسندیدہ دین سے ہوتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے امت کے لئے ضرور بیان فرماتے، یا اپني حیات مبارکہ میں اس طرح کے جشن منا کر دکھلاتے، یا کم از کم آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کی یوم پیدائش پر جشن میلاد ضرور مناتے، لیکن جب عہد نبوي اور عہد صحابہ میں یہ سب کچھ نہیں ہوا تو یہ بات واضح ہو گئي کہ محفل میلاد کا اسلام سے کوئي واسطہ نہیں ہے، بلکہ وہ ان نئے ایجاد کردہ کاموں میں سے ہے جن سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپني امت کو بچنے کی تاکید فرمائي ہے جیسا کہ سابقہ دونوں حدیثوں میں بدعات سے اجتناب کی تاکید گزر چکی ہے، اور اس مفہوم میں دوسري حدیثیں بھي وارد ہیں جن میں سے چند ایک ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں.

مثلا خطبہ جمعہ میں نبي صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

" أمابعد فإن خيرالحديث كتاب الله وخيرالهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشرالأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة "

امابعد بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور بدترین کام وہ ہیں جو دین میں نئے ایجاد کئے جائیں اور ہر بدعت گمراہي ہے.

" اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے"

اس مضمون کی آیات واحادیث بہت زیادہ ہیں.
مذکورہ بالا اور دیگر دلائل کی بنیاد پر علماء کی ایک جماعت نے میلادي محفلوں کو صراحتاً خلاف شرع قرار دیاہے اوران سے بچنے کی تاکید کی ہے.
لیکن بعض متاخرین نے فریق اول کیرائے سے اختلاف کرتے ہوئے ان میلادي محفلوں کے انعقاد کواس شرط کے ساتھ جائز قرار دیاہے کہ وہ خلاف شرع ناجائز کاموں پر مشتمل نہ ہوں مثلا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلو کرنا، مردوزن کا اختلاط، گانے بجانے کے آلات کا استعمال اور ان کے علاوہ وہ تمام چیزیں جن کو شریعت مطہرہ غلط قرار دیتي ہے.
جواز کے قائلین ان میلادوں کو بدعت حسنہ سمجھتے ہیں
ایک شرعي قائدہ:
شریعت کے جس مسئلہ میں لوگ تنازع کا شکار ہو جائیں اسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی جانب لوٹایاجائے.
جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:
﴿ يأأيهاالذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول وأولي الأمرمنكم فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى الله والرسول إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخرذلك خيروأحسن تأويلا ﴾النساء (4 / 59) .
اے ایمان والو! فرمانبرداري کرواللہ کی اور فرمانبرداري کرورسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کي، پھر اگر کسیچیز میں اختلاف کروتو اسے لوٹادواللہ تعالی کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھاہے.
نیز اللہ تعالی نے فرمایا:
﴿ ومااختلفتم فيه من شيء فحكمه إلى الله ﴾ الشورى(42 / 10)
اور جس چیز میں تمہارااختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالی کی طرف ہے.
چنانچہ جب ہم نے مسئلہ میلاد کو اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید کی جانب لوٹایاتو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی پیروي کی اور منع کردہ چیزوں سے اجتناب کا حکم دیتے ہوئے پایا، اور یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس امت کے لئے دین کو مکمل فرمادیاہے اور یہ میلادیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں سے نہیں ہیں، لہذا یہ بات واضح ہوگئی کہ محفل میلاد کا تعلق اس کامل اکمل دین سے نہیں ہے، جس کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا ہمیں حکم دیاگیاہے.
اسي طرح ہم نے اس مسئلہ کو سنت رسول کی جانب بھي لوٹایاتو اس بارے میں نہ تو نبي صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عمل اور نہ ہي کوئی حکم اور نہ ہي صحابہ کا کوئی عمل ملاتو اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ محفل میلاد کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ وہ بدعت اور دین میں نئی پیداکردہ چیز ہے، نیز اس میں یہود ونصاری کی عیدوں سے مشابہت پائی جاتي ہے.
چنانچہ معمولي درجہ کی بصیرت، معرفت حق کا شوق اور اس کی طلب میں انصاف پسندي رکھنے والے ہر شخص پر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ محفل میلاد کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ وہ ان نوایجاد بدعات میں سے ہے

جن سے اللہ اور اس کے رسول نے بچنے کی تاکید کی ہے.

ایک صاحب عقل وخرد کو اس بات سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کہ جابجا لوگ کثرت سے محفل میلاد منعقد کرتے ہیں کیونکہ حق زیادہ لوگوں کے کرنے سے نہیں بلکہ شریعت کی دلیلوں سے پہچانا جاتا ہے.

جیسا کہ اللہ نے یہود ونصاری کی بابت فرمایا:

﴿ وقالوا لن يدخل الجنة إلا من كان هودا أونصارى تلك أمانيهم قل هاتوا برهانكم إن كنتم صادقين ﴾

البقرة(2 / 111)

یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود ونصاری کے سوا کوئی نہیں جائے گا یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو.

نیز ارشاد باري تعالی ہے:

﴿ وإن تطع اكثر من في الأرض يضلوك عن سبيل الله﴾ الانعام(6 / 116).

اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دینگے.

ان میلادي محفلوں کے بدعت ہونے کے ساتھ یہ بھي واضح رہے کہ اکثر و بیشتر میلاد کی ان محفلوں میں دیگر حرام کاریاں بھي ہوتی ہیں مثلا مرد وزن کا اختلاط، گانے بجانے ڈھول تاشے کے آلات، اور نشہ آور اشیاء کا استعمال اور ان کے علاوہ دیگر بہت سي برائیاں اور بسا اوقات ان محفلوں میں مذکورہ برائیوں سے بڑھ کر شرک اکبر تک کا ارتکاب کیا جاتا ہے.

مثلا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات یا دیگر اولیاء کرام کے بارے میں غلو کرنا، انہیں پکارنا، ان سے فریاد رسي اور مدد کا سوال کرنا، وغیرہ اور ان کی بابت یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ غیب جانتے ہیں اور اس طرح کے بہت سے کفریہ اعتقادات جن کا ارتکاب میلاد نبوي اور اولیاء کے میلادوں کے موقع پر کرتے ہیں.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" إياكم والغلو في الدين فإنما أهلك من كان قبلكم الغلو في الدين "

دین میں غلو سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کا سبب دین میں غلو تھا.

نیز نبي صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسري حدیث میں فرمایا:

" لاتطروني كما أطرت النصارى عيسى ابن مريم إنما أنا عبد فقولوا عبدالله ورسوله "

(اخرجه البخاري في صحيحه من حديث عمربن عبدالله رضي الله عنه)

تم (حد سے زیادہ تعریفیں کرکے) مجھے میرے مقام سے آگے نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاری نے عیسی بن مریم کو حد سے آگے بڑھادیا تھا، میں اللہ کا بندہ ہوں لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہي کہو.

قابل تعجب بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ اس طرح کے غیر شرعي اجتماعات میں شرکت کے لئے انتہائی سرگرم اور کوشاں نظر آتے ہیں اور بوقت ضرورت اس کی جانب سے دفاع بھي کرتے ہیں، جبکہ دوسري طرف وہي لوگ جمعہ وجماعت اور اللہ کے دیگر فرائض سے بالکل

پیچھے نظر آتے ہیں، نہ ہي وہ فرائض کی کچھ پرواہ ہي کرتے ہیں اور نہ ہي ان کے چھوڑنے کو کوئی بڑا گناہ سمجھتے ہیں، بلاشبہ یہ سب کچھ کمزور ایمان، کم علمي، اور گوناگوں گناہوں کے ارتکاب کے سبب دلوں کے انتہائي زنگ آلود ہو جانے کی وجہ سے ہے، ہم اللہ تعالی سے اپنے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں.

میلاد کی ان محفلوں میں ایک قبیح اور بدترین عمل یہ بھي انجام پاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر آنے پر بعض لوگ ازروئے تعظیم وتکریم آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں، کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میلاد میں حاضر ہوتے ہیں، یہ عظیم ترین جھوٹ اور بدترین جہالت ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت سے قبل اپني قبر مبارک سے نہ تو نکل سکتے ہیں اور نہ لوگوں میں سے کسی سے ملاقات کرسکتے ہیں، اور نہ ہي ان مجلسوں میں حاضر ہوسکتے ہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپني قبر میں قیامت تک رہیں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک دار کرامت (جنت) میں اپنے رب کے پاس اعلی علیین میں ہے.

جیسا کہ اللہ تعالی نے سورۃ المومنون میں فرمایا:

﴿ ثم إنكم بعد ذلك لميتون ثم إنكم يوم القيامة تبعثون﴾ المؤمنون(15/ 16) .

اس کے بعد پھر تم سب یقینا مر جانے والے ہو، پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے.

اور نبي اکرم صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" أنا أول من ينشق عنه القبر يوم القيامة وأنا أول شافع وأول مشفع "

بروز قیامت سب سے پہلے میري قبر پھٹے گي اور میں قبر سے باہر نکلوں گا، اور میں سب سے پہلا سفارشي ہوں گا، اور سب سے پہلے میري سفارش قبول ہو گي. (آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کی جانب سے درود وسلام نازل ہو)

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث نبوي اور اس معني کی دیگر آیات واحادیث اس بات پر دلالت کرتي ہیں کہ نبي صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے علاوہ دیگر مردے قیامت کے روز ہي اپني قبروں سے نکلیں گے یہ علماء اسلام کا متفق علیہ مسئلہ ہے، اس میں کسی کا کوئي اختلاف نہیں.

لہذا ہر بندہ مسلم کو اس طرح کے مسائل سے واقف ہونا چاہئے اور جاہلوں کی نو ایجاد بدعات وخرافات سے گریز کرنا چاہئے جس پر اللہ نے کوئي دلیل نازل نہیں فرمائي ہے.

ہم اللہ ہي سے مدد کا سوال کرتے، اسي پر بھروسہ رکھتے ہیں، اور ہم اس بلند وبرتر اللہ کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے بجالانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں.

رہا مسئلہ نبي صلی اللہ پر درود وسلام بھیجنے کا تو یہ تقرب الہي کا افضل ترین ذریعہ اعمال صالحہ میں ایک ہے.

جیسا کہ اللہ تعالي نے فرمایا:

﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي ياأيهاالذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ﴾الاحزاب(33/ 56)

اللہ اور اس کے فرشتے نبي صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھي ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو.

اور نبي صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:

" من صلى علي واحدة صلى الله عليه بها عشرا "

جو شخص میرے اوپر ایک بار درود بھیجے تو اللہ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے، نبي صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہے، بلکہ کسی بھي وقت آپ پر درود بھیجا جا سکتا ہے، نماز کے آخر یعني تشہد میں اس کے پڑھنے کی تاکید ہے، بلکہ بعض اہل علم کے نزدیک ہر نماز کے آخري تشہد میں اس کا پڑھنا واجب ہے، اور بہت سے مقامات پر سنت مؤکدہ ہے، مثلا اذان کے بعد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کے وقت، جمعہ کے دن، اور اس کی رات میں جیسا کہ بہت سي احادیث سے ان کا ثبوت ملتا ہے.

اللہ تعالي سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر ایک کو سنت پر کاربند اور بدعت سے اجتناب کی نعمت سے نوازے وہ اللہ سخي اور مہربان ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبي محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں پر رحمت نازل فرمائے.

شیخ رحمہ اللہ کا ایک دوسری جگہ یہ فرمانا ہے:

" اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشروع ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے اسے ضرور بیان فرماتے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں جو کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے نبی کریم صلی اللہ وسلم خاموش رہے ہوں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں.

کتاب وسنت میں یہ پوری وضاحت کے ساتھ بیان ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں پر کیا حق ہے آپ کے حقوق میں آپ سے محبت کرنا، اور آپ کی شریعت اور سنت مطہرہ کی پیروی واتباع کرنا شامل ہے اور اس کے علاوہ باقی حقوق کی ادائیگی کرنا بھی جن کی وضاحت قرآن وسنت میں ہوئی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کی ولادت باسعادت کا جشن میلاد النبی منانا مشروع ہے تا کہ اس پر عمل کیا جائے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی ساری زندگی اس پر عمل نہیں کیا اور نہ پھر آپ کے بعد صحابہ کرام جو سب لوگوں سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کو جاننے والے اور علم رکھنے والے تھے.

نہ تو انہوں نے اور نہ ہی خلفاء راشدین نے اور نہ ہی کسی اور نے میلاد النبی کا جشن منایا، پھر قرون مفضلہ یعنی پہلے تین بہترین دور کے لوگوں نے بھی اس جشن کو نہیں منایا، کیا آپ کے خیال میں یہ سب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی ادائیگی میں کمی وکوتاہی کرنے والے تھے، حتی کہ یہ بعد میں آنے والے افراد نے اس نقص اور کمی کو واضح کیا اور اس حق کو پورا کیا؟!

نہیں اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ سب صحابہ کرام اور آئمہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق سے جاہل وغافل تھے، یا اس میں کمی وکوتاہی کی، کوئی عقلمند ایسی بات اپنی زبان سے نکال ہی نہیں سکتا جو ان صحابہ کرام اور تابعین عظام کے حالات سے واقف ہو.

عزیز قارئین کرام جب آپ کے علم میں آگیا کہ میلاد النبی کی جشن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں موجود نہ تھا اور نہ ہی صحابہ کرام اور تابعین عظام اور آئمہ کرام کے ادوار میں اس پر عمل کیا گیا، اور نہ ہی یہ چیز ان کے ہاں معروف تھی اس سے آپ کو یہ علم بھی ہو گیا کہ

یہ دین میں نیا ایجاد کردہ کام ہے اور یہ بدعت کہلاتا ہے اس پر عمل کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی دعوت دینی اور اس میں شریک ہونا جائز ہے، بلکہ اس سے روکنا اور منع کرنا اور لوگوں کو اس سے بچانا واجب ہے" دیکھیں:

مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (6 / 318 - 319).